باسمہ تعالیٰ

محمد انوار

اسلام آباد

۵/۱۹/۱۴۳۲ھ

۵/۹/۲۰۱۱ء

حضرات مفتیان دار العلوم کراچی

السلام علیکم

بندہ کو یہ امر دریافت طلب ہے کہ چھ کلمے جو معروف ہیں ان کا ماخذ کیا ہے؟ ان کا رواج امت میں کیسے ہوا؟ نیز ان میں سے کسی ایک کلمہ کا انکار شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟ از راہ عنایت تحقیقی جواب عنایت فرمائیں۔

والسلام
محمد انوار
03005156800

(جواب منسلک ہے)

جوابی لفافہ پیش خدمت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

چھ کلموں کے معروف نمبرات پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا ثابت نہیں، بچوں کو یاد کرانے کیلئے بزرگوں نے یہ مجموعے بنائے ہیں۔

دارالافتاء

البتہ ان کلمات کے ماخذ میں درج ذیل تفصیل ہے:۔ ہم جسے پہلا کلمہ کہتے ہیں، یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان الفاظ سے حدیث کی مشہور کتاب (کنز العمال: ج:۱ ص:۵۵ عن الاربعین للفارسی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے)

لا إله إلا الله محمد رسول الله لا أعذب. (من قالها إسمعيل بن عبد الغافر الفارسي في الأربعين عن ابن عباس)

اور جسے ہم دوسرا کلمہ کہتے ہیں یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سب کو معلوم ہے کہ یہ کلمہ تشہد یعنی التحیات کا جزء ہے، اور یہ التحیات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بخاری، مسلم، اور دیگر کتب سے صحیح اور صحیح سند کے ساتھ مروی ہے، دیکھئے (سنن الترمذی ج:۱ ص:۵۵)

عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

اور جسے ہم تیسرا کلمہ کہتے ہیں، اس کے الفاظ سنن ابن ماجہ میں موجود ہیں ملاحظہ ہو:

عن عبادة بن الصامت: قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعار من الليل فقال حين يستيقظ لا إله إلا الله وحده لا شريك له ـ له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ـ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم ـ ثم دعا رب اغفرلي ـ غفر له (سنن ابن ماجة: ج:۲ ص:۱۲۷۶)

اور جسے ہم چوتھا کلمہ کہتے ہیں، اس کے الفاظ مشکوۃ شریف میں بحوالہ ترمذی اور ابن ماجہ نقل کئے ہیں، اور ان کو بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے، دیگر مواقع میں پڑھنے کی ترغیب بھی احادیث میں آئی ہے، ملاحظہ ہو:

وعن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من دخل السوق فقال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير كتب الله له ألف ألف حسنة ومحا عنه ألف ألف سيئة ورفع له ألف ألف درجة وبنى له بيتا في الجنة ـ رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي: هذا حديث غريب وفي شرح السنة: من قال في سوق جامع يباع فيه بدل من دخل السوق. مشكاة المصابيح: (ج:۲ ص:۴۷)

اور جسے ہم پانچواں اور چھٹا کلمہ کہتے ہیں ان کے الفاظ و ترتیب کسی حدیث میں نہیں، دیکھے بعض الفاظ حدیث سے ثابت ہیں، بغیر مسلسل پوری ترتیب کے ساتھ یہ الفاظ احادیث میں نہیں ملتے لیکن چونکہ باتیں اچھی ہیں، اس لئے ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے (واللہ سبحانہ اعلم)

نیز ان کلموں کا رواج کب ہوا اس کا کوئی ثبوت نہیں ملا اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں، نیز ان کلمات میں مذکور جو عقائد قطعی طور پر ثابت ہیں ان پر ایمان لانا ضروری ہے، جیسے کلمہ توحید اور کلمہ شہادت کیونکہ ان میں

اعمال صالحہ کا ذکر ہے، اگر کوئی شخص ان میں سے کسی قطعی عقیدہ کا انکار کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، لیکن اگر کوئی شخص ان کے عمل پر بوجہ سستی عمل نہ کرے اس صورت میں [illegible]

[illegible] والله سبحانه وتعالیٰ اعلم

محمد حسان عسکری عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۰/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۲ھ
۹/ اکتوبر/ ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح
[illegible]

مفتی

الجواب صحیح
[illegible]
۱۸/ ۱۱/ ۱۴۳۲ھ

دار الافتاء